سوال

(48)اگر مسلمان کوئی میلہ کریں   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مقتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر مسلمان کوئی میلہ کریں، جس کی مذہب میں کوئی اصل نہیں جیسے تعزیہ داری اور کافرانہ اس لحاظ سے کہ میلہ کی تخریب ہو، بلکہ اس لحاظ سے کہ مسلمانوں کو بحیثیت مذہب، ہزیمت ہو مزاحم ہوں تو ایسی صورت میں میلہ والے مسلمانوں کی شرکت دوسرے مسلمانوں کو جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ ارباب فطانت و دیانت پر مخفی نہیں کہ مسلمانوں کو بحیثیت مذہب ہزیمت جب ہو کہ یہ میلہ تعزیہ داری کا مذہب وملت یا ادنٰے شعائر اسلام میں بھی داخل ہوتا، حالانکہ داخل نہیں اور جب یہ میلہ مذکورہ داخل ہی نہیں ہوا بلکہ یہ میلا بعض وجہ سے میلہ فسقیہ ہے اور بعض وجوہ سے میلہ شرکیہ ہے تو اس صورت میں مسلمانوں کو من حیث مذہب دینی وملت یقینی کیونکر ہزیمت متصور ہوگی، یہ خیال خام بعض بلایان نافرجام ہے، وقول رب العالمین یوحی[1] بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا الایۃ ان یتبعون الا الظلن وان ھم الایخرصون، مناسب حال ومقال ملایان بدخصال کے ہے، پس فزرھم وما یفترون (ان کو اور ان کے بہتانوں کو چھوڑ دو) مشعر چال ڈھال ان کی کا ہے، تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ میلہ تعزیہ داری کا میلہ فسقیہ ہے باعتبار اجتماع فساق تماش بین کے اور یہ میلہ باعتبار بنانے والے اور تعظیم کرنے والے اور تقرب لغیر اللہ چاہنے والے کے میلہ شرکیہ ہے، پس صورت اولیٰ میں تماشہ دیکھنا راون کے میلہ کا اور تماشہ دیکھنا تعزیہ کے میلہ کا دونوں برابر ہیں، زور وکذب و مالا ینبغی اور غیر مشروع ہونے میں بموجب اس آیت کریمہ فلا[2]تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین کے نیز بدلیل آیت سورۃ فرقان کے والذین[3] لایشھدون الزور ہرچند یہ آیت محتمل احتملات کثیرہ کو ہے، لیکن احتمال اقوی ہی ہے یحتمل[4] حضور کا وضع یجری فیہ مالا ینبغی ویدخل فیہ اعیاد المشرکین ومجامع الفساق لان من خالط اھل الشر ونظر الی افعالھم وحضر مجامعھم فقد شارکھم فی تلک المعصیۃ انتھی مافی التفسیر الکبیر والفصول العمادیۃ اور مدد دینا بنا بر تکثیر سواد اور اشاعت و رونق تعزیہ کی زیادہ تر سخت گناہ ہے، حسب منطوق لازم الوثوق کے تعاونوا[5] علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان، ونیز مطابق فرمودہ آنحضرت ﷺ من[6] کثر سواد قوم فھو منھم الحدیث اور صورت ثانیہ میں یہ میلہ شرکیہ بلاریب ہے، کیونکہ یہ تعزیہ منصوبہ فی[7] مانصب وعید من دون اللہ میں داخل ہے کقولہ[8] تعالیٰ کانھم الی نصب وفی قراءۃ بضم الحرفین شئ منصوب کعلم اور آیۃ یوفضون یسرعون کذافی تفسیر الجلالین۔

پس تعزیہ بنانا اور ساتھ نشان توقیر و تعظیم کے چبوترہ یا کسی بلند مقام پر قائم کرنا اور رکھنا اور نذر و نیاز بتوقع حصول مطالب دنیاری و امید حاجت روائی اور فراخی روزی و طلب اولاد وجاہ و منصب کے اس پر چڑھانا اور اس کی بے ادبی میں نقصان جان ومال کا اعتقاد رکھنا اور بجہت عقیدہ واجب التعظیم کے سلام اور مجرا اور سجدہ اس کو کرنا جیسا کہ رسم و رواج و عرف و عادت تعزیہ پرستوں کی ہے، صریح بت پرستی ہے، مانند بت پرستی کفار مکہ مکرمہ وغیرہم کے ایام جاہلیت میں کیونکہ کفار مکہ معظمہ نے تین سو بت تقریباً گرداگرد خانہ کعبہ شریفہ کے

کھڑے کر رکھے تھے اور نذر و نیاز اور ذبح جانور بنا بر تعظیم بتوں کی کیا کرتے تھے پس درمیان تعزیہ داران اور کفار بت پرستان مکہ مکرمہ وغیرہ کے کچھ فرق نہیں ہے، اس لیے کہ تعزیہ دار تعزیہ سے اعتقاد جلب منفعت و دفع مضرت کا رکھتے ہیں جیسے کفار بتوں سے معتقد حصول منافع و دفع مضار کے ہیں جیسے کفار خدا تعالیٰ کو خالق ارض و سما و کل مخلوقات و مدبر امور کائنات کا جانتے ہیں ویسے ہی تعزیہ دار بھی جانتے ہیں، پھر کفار کو مشرک و کافر رہنا اور تعزیہ دار کو نہ کہنا بلا دلیل ہے۔

لقولہ تعالیٰ[9] ولئن سالتھم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ الایۃ قل لمن الارض و من فیھا ان کنتم تعلمون۔ سیقولون للہ قل افلا تذکرون قل من رب السموات السبع و رب العرش العظیم سیقولون للہ قل افلا تتقون قل من بیدہ ملکوت کل شیٔ و ھو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون سیقولون للہ قل فانی تسحرون۔ ھذہ الایات من سورۃ المؤمنون۔

اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ جب کفار اللہ تعالیٰ ہی کو خالق و مالک و رازق و مدبر کل امور، محی و ممیت جانتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو کافر اور مشرک کیوں کہا، ان کے اعمال دنیا کے کیوں ہباءً منشوراً و برباد کر ڈالے، جواب اس کا یہ ہے کہ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت خالصاً چھوڑ دی اور عبادت غیر اللہ حجر و شجر و نشان و جھنڈا و بعض عباد اللہ کاملین کی کرنے لگے تو ظاہراً حال کفار کا عبادت غیر اللہ میں مشابہ حال اس شخص کے ہوا کہ جو ما سوائے اللہ کو واجب بالذات قرار دیتا ہو، اور اعتقاد رکھتا ہو، والا کفار بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو واجب بالذات اور مدبر امور حقیقۃً نہیں جانتے تھے، چنانچہ جا بجا قرآن مجید اور تفاسیر مثل بیضاری وغیرہ سے صاف مستفاد ہوتا ہے اور ماہران شریعت پر مخفی نہیں۔

و تسمیۃ[10] ما یعبدہ المشرکون من دون اللہ اندادا و ما زعموا انھا تساویہ فی ذاتہ و صفاتہ ولا انھا تخالفہ فی افعالہ کانھم لما ترکوا عبادتہ الی عبادتھا و سموھا الھۃ شابھت حالھم حال من یعتقد انھا ذوات واجبۃ بالذات قادرۃ علی ان تدفع عنھم باس اللہ تعالیٰ و تمنحھم مالم یرد اللہ بھم من خیر فتھکم بھم و شنع علیھم بان جعلوا اللہ اندادا لمن یمتنع ان یکون لہ ند کذا فی التسیر البیضاوی تحت قولہ تعالیٰ فلا تجعلوا للہ اندادا و انتم تعلمون الغرض جو معاملہ کفار اپنے بتوں کے ساتھ کرتے تھے وہی معاملہ تعزیہ دار تعزیہ سے کرتے ہیں، چنانچہ آیت کریمہ وما[11] ذبح علی النصب سودہ مائدہ وغیرہا من الایات ہمارے قول کی مصدق اور شاہد عدل ہیں، تفسیر کبیر کی عبارت کو بغور ملاحظہ فرمائیے۔

قال[12] ابن جریج النصب لیس باصنام فان الاصنام احجار مصورۃ منقوشتہ وہذا النصب احجار کانوا ینصبونھا حول الکعبۃ وکانو یذبحون عندھا للاصنام وکانوا یلطخونھا بتلک الدماء و یصبغون اللحوم علیھا فقال المسلمون یا رسول اللہ کان اہل الجاہلیۃ یعظمون البیت بالدم فنحن احق ان نعظمہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ینکرہ فانسل اللہ تعالیٰ لن ینال اللہ لحومھا ولادماءھا ولکن ینالہ التقوی منکم و علم ان قولہ وما ذبح علی النصب فیہ وجھان احدھما وما ذبح علی اعتقاد تعظیم النصب والثانی وما ذبح للنصب فاللام و علی یتعاقبان قال اللہ تعالیٰ فسلام لک من اصحاب الیمین ای فسلام علیک منھم وقال وان اساتم فلھا ای فعلیھا انتھی ما فی التفسیر الکبیر وما ذبح علی النصب کانت لھم احجار منوبۃ حول البیت یذبحون علیھا و یعظمونھا بزلک و یتقربون بہ الیھا کذا فی المدارک والبیضاوی، اور معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ جو جانور ذبح کیا جائے اوپر کسی نشان اور تھان کے۔ اور دوسری آیت یہ ہے۔ کانھم[13] الی نصب یوفضون اعلم ان فی نصب ثلاث قرات احداھا وھی قرایٔۃ الجمھور نصب بفتح النون و النصب کل شیٔ نصب والمعنی کانھم الی علم لھم یستبقون والقراءۃ الثانیۃ نصب بضم النون و سکون الصاد والمراد بالنصب الانصاب وھی الاشیاء التی تنصب فتعبد من دون اللہ کقولہ تعالیٰ وما ذبح علی النصب، تمام ہوئی عبارت تفسیر کی بیچ سورہ معارج کے کانھم حال الی نصب وھو کل ما نصب و عبد من دون اللہ کذا فی المدارک، ساری آیت یہ ہے۔ یوم یخرجون من الاجداث سراعاً کانھم الی نصب یوفضون، جس دن نکل پڑیں قبروں سے دوڑتے ہوئے، گویا جیسے کہ نشانہ پر دوڑے جاتے ہیں، کذا فی موضح القرآن اور عبارت تفسیر معالم التنزیل کی یہ ہے۔ وقرأ الاخرون نصب بفتح النون و سکون الصاد یعنون الی شیٔ منصوب یقال فلان نصب عینی وقال الکلبی الی علم درایۃ انتھی ما فی المعالم۔

اور مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر عزیزی میں تحت آیت مذکورہ کے فرماتے ہیں یوم یخرجون یعنی روزے کہ خواہند بر آمد تنہا برہنہ بدن و برہنہ سر و برہنہ پا من الاجداث یعنی از قبرہا سراعاً یعنی دوندہ و شتابان بشنیدن آواز نفخ صور حضرت اسرافیل کانھم یعنی گویا کہ ایشان بسوئے بتے کہ برائے زیارت استہ خانہ بر آوردہ استادہ کردہ اند یوفضون یعنی می دوند و می شتابند بقصد آنکہ پیش از ہمہ زیارت او نمایند و بوسہ وہند دست باو رسانند باین طمع کہ ہر کہ درین وقت پیش آمد انتھی ما فی التفسیر العزیز نصب نصب الشیٔ وضعہ وضعانا بیا کنصب الرمح و البناء والحجر کذا فی مفردات القرآن للامام الراغب۔

پس آیات و تفسیر ماسبق سے واضح ہوا کہ نصب بمعنی شے منصوب کے ہے اور شیٔ منصوب میں علم و نشان درایت و جھنڈا اور چھڑی اور تعزیہ داخل ہیں، بنا بر تعظیم و تقرب لغیر اللہ کے لان حکم المثلین واحد والامور بمقاصدھا میں میلہ راون و میلہ تعزیہ کا برابر ہے، کیونکہ دونوں میں تقرب لغیر اللہ پایا جاتا ہے یعنی جس طرح کفار کہ نصب سے تقرب چاہتے تھے اسی

طرح تعزیہ سے تعزیہ دارایک دوسرے سے بڑھ کر تقرب چاہتے ہیں کیونکہ کوئی دو گز کا کوئی پانچ گز کا کوئی دس گز کا اونچا ساتھ ارائیش زرق برق کے بنا کر تعظیم تمام واحترام تام چبوترہ پر قائم کرکے نذرو نیاز اس پر چڑھاتے ہیں اور ساتھ ادب کے سلام و سجدہ کرے ہیں، تو یہ سارے امور مذکورہ موجب شرک جلی اور شعار مشرکین ہیں۔ کما لایخفی علی العلماء الماھرین بالشریعۃ اور طرفہ تماشا یہ کہ دونوں فرقے یعنی راون والے اور تعزیہ والے بناز وخرام وبتختر تمام مقابلہ ولڑنے مرنے پر مستعد ہیں اور ہر فرقہ اپنی شان وشوکت بڑھانے پر نعرہ ھل من مبارز کا مارتا ہے نعم ماقیل۔

طرز خرام کرتی ہے سر سینکڑوں قلم ...... تلوار چل رہی ہے نئی چال ڈھال پر

القاتل [14] والمقتول کلاھما النار۔ اللہ ہادی کریم تعالیٰ شانہ سارے مسلمانوں کو ایسے عقیدہ فاسدہ اور عمل مذموم شرک کی تعزیہ داری سے محفوظ رکھے اور دین محمدی پر توفیق رفیق عطا فرمائے اور جو لوگ خود نہیں بناتے مگر مددگار امور شرکیہ کے ہوتے ہیں، ان کو بھی اس بلائے عظیم تائید شرک ایسے توبہ نصیب کرے کہ امداد غیر مشروع سے باز آئیں اور حسب توقیع وقیع فلا [15] تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین کے تعزیہ دار کی صحبت سے احتراز کرتے رہیں کہ غضب الٰہی میں گرفتار نہ ہوں عن حذیفۃ [16] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یقبل اللہ لصاحب البدعۃ صوما ولا صلوۃ ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین رواہ ابن ماجہ، اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جو کوئی احداث بدعت کرے یا حدث کو جگہ دے یا اس کی تعظیم کرے اس پر بھی لعنت خدا کی اور اس کے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ مقبول نہیں۔ من [17] احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ عنہ صرفا ولا عدلا رواہ الطبرانی عن ابن عباس ورواہ البزار عن ثوبان، اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جو کوئی کسی قسم کی کثرت اور بھیڑ بھاڑ اس کی بڑھاوے یا تشبہ کرے وہ اسی قوم سے شمار کیا جائے۔ قال [18] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کثر سواد قوم فھو منھم ومن تشبہ بقوم فھو منھم کما فی المشکوۃ ای من تشبہ بالکفار فی اللباس وغیرہ او بالفساق او بالصلحاء فھو منھم کذا فی مجمع البحار۔

حاصل یہ کہ مشارکت ومظاہرت صورت سوال میں صورت حمیت جاہلیت اولیٰ کی ہے نہ اسلامی فاجتنبوا [19] الرجس من الاوثان۔ یا ایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون الایۃ، فریقین یعنی راون والے اور تعزیہ والے پر حجت قاطع اور برہان ساطع ہے کیونکہ تعزیہ سازی ونشان وجھنڈا وغیرہ منجملہ انصاب عمل شیطانی بلا ارتیاب عند اولے الالباب ہے۔

دل نے جس راہ لگایا، اسی راہ چلا ..... وادی عشق میں گمراہ کو رہبر سمجھا

واللہ اعلم بالصواب۔ الراقم سید محمد نذیر حسین۔

الامر [20] کذلک قال اللہ تعالیٰ ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیمۃ وھم عن دعائھم غافلون وقال اللہ تعالیٰ ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظلمین۔ اخرج الترمذی عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان۔

اور جب تعزیہ پرست تعزیہ کے سبب ظالمین میں داخل ہوئے تو تعزیہ پرست مثل راون وکالی والوں کے ہوئے تو اب دونوں کی شرکت واعانت مساوی الاقدام ہوئی بلکہ تعزیہ والوں کی اعانت بدتر ہے کیونکہ بہ سبب تعزیہ پرستی کے کفار اسلام پر بت پرستی کا الزام دیتے ہیں اور اکثر اوقات مسلمانوں میں تعزیہ پرستی کو دیکھ کر ہدایت سے باز رہتے ہیں پس جس چیز کے سبب اسلام پر دھبہ لگے اور طریقہ ہدایت کا مسدود ہو، اس چیز کی شرکت واعانت سراسر اسلام پر ظلم کرنا ہے اور کیوں ایسے امر قبیح کو مسلمانوں نے اختیار کیا جس کے سبب بمقابلہ کفار ہزیمت اٹھانی پڑے، پس ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ان سب میلوں کی تخریب میں برابر کوشش کرے بلکہ میلہ تعزیہ داری کے اندر اس تخریب میں زیادہ کوشش کرے تاکہ اسلام پر الزام نہ آئے اور طریقہ ہدایت کا مسدود نہ ہو اور ہزیمت بھی نہ اٹھانی پڑے اور نیز اس میں توہین اہل بیت رضی اللہ عنھم کی لازم آتی ہے جیسا کہ ماہرین شریعت غرا پر مخفی نہیں پس پرائے شگون پر ناک کٹائی عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔ من لہ عقل سلیم یقتدی بالمصطفی۔ الراقم العاجز تلطف حسین۔

[1] ان میں سے بعض، بعض کی طرف جھوٹی اور ملمع کی باتیں القا کرتے ہیں، وہ صرف ظن کی پیروی کر رہے ہیں اور ایک اندازہ کر رہے ہیں۔

[2] یاد آجانے کے بعد ظالم قوم کے پاس مت بیٹھو۔

[3] جو بے ہودہ چیزوں پر حاضر نہیں ہوتے۔

[4] یہ حاضر ہونا ہر اس چیز کو شامل ہے جو لائق وشائستہ نہیں، اس میں مشرکوں کی عیدیں اور فاسقوں کی مجالس بھی شامل ہیں، کیونکہ جو بد لوگوں کے پاس جائے گا ان کے افعال کو دیکھے، ان کی مجلس میں حاضر ہو تو اس نے ان کے گناہ میں شرکت کی۔

[5] نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور زیادتی میں مدد نہ کرو۔

[6] جو آدمی کسی قوم کی تعداد بڑھائے وہ انہی میں سے ہے۔

[7] جو کھڑا کیا جائے اور اللہ کے سوائے اس کی عبادت کی جائے۔

[8] گویا وہ اپنے بتوں کی طرف دوڑتے جا رہے ہیں نصب بضمتین ہر وہ چیز جو کھڑی کی جائے، جیسے جھنڈا وغیرہ

[9] اگر تو ان سے پوچھے کہ آسمان اور زمین کو کس نے بنایا ہے تو کہیں گے اللہ نے الآیۃ ان سے پوچھو کہ یہ زمین اور اس کی مخلوقات کس کی ہے اگر جانتے ہو تو جواب دو، تو کہیں گے، اللہ کی، آپ کہیں کہ کیا نصیحت حاصل نہیں کرتے ان سے کہیں ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب کون ہے کہیں گے اللہ، کیا تم ڈرتے نہیں، کہیں ہر چیز کا اختیار کس کے قبضہ میں ہے، کون پناہ دے سکتا ہے اور اس کے برخلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا، اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ، کہیں گے اللہ آپ کہیں پھر تم پر کون سا جادو چل گیا ہے۔

[10] مشرکوں کے من دون اللہ معبودوں کو انداد کیوں کہا گیا ہے، حالانکہ وہ ان کو خدا کے برابر نہ ذات میں سمجھتے ہیں، نہ صفات میں، تو جواب یہ ہے کہ جب انہوں نے خدا کو چھوڑ کر ان کو پوجنا شروع کر دیا تو گویا انہوں نے اس شخص جیسا معاملہ کیا، جو سمجھتا ہے کہ وہ بھی مستقل بالذات حیثیت رکھتے ہیں، وہ اللہ کے عذاب کو روک سکتے ہیں یا ان کی حاجتیں پوری کر سکتے ہیں، تو ان کو اس کا الزام دیا اور ان کی برائی بیان کی۔

[11] جو بتوں تھانوں پر ذبح کیا جائے۔

[12] نصب۔ صنم (بت) کنام نہیں، صنم تو وہ پتھر لکڑی وغیرہ تھے جن کی شکلیں تراشی جاتی تھیں اور نصب وہ پتھر تھے جن کو خانہ کعبہ کے گرداگرد گاڑ رکھا تھا ان کے پاس بتوں کو خوش کرنے کے لیے جانور ذبح کرتے تھے ان کو خون لگاتے تو مسلمانوں نے کہا اے اللہ کے رسول کافر بتوں کی تعظیم کے لیے ان کو خون وغیرہ لگاتے ہیں، ہمارا زیادہ حق ہے کہ ہم خدا کو خوش کرنے کے لیے ان کو قربانی کا خون لگائیں تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ اللہ کے پاس خون اور گوشت نہیں پہنچتا اس کے پاس صرف پرہیز گاری پہنچتی ہے۔ وما ذبح علی النصب کا ترجمہ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ نصب کی تعظیم کے عقیدہ سے کوئی چیز ذبح کی جائے، دوسرا یہ کہ نصب ک ےلیے کوئی چیز ذبح کی جائے۔ عربی میں لام اور علی ہم معنی استعمال ہوتے ہیں۔

[13] نصب میں تین قراءتیں ہیں ایک تو یہی جو جمہور کی قراءت ہے دو نصب اور سوم نصب اور معنی ایک ہیں یعنی ہر وہ چیز جسے کھڑا کیا جائے مثلاً جھنڈا وغیرہ۔

[14] قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

[15] یاد آجانے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ مت بیٹھو۔

[16] آنحضرتﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ، نماز، صدقہ، حج، عمر، جہاد، فرض اور نفل کچھ بھی قبول نہیں کرتے، وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے بال آٹے سے۔

[17] جو بدعت جاری کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے، اس پر اللہ، فرشتوں اور سارے جہان کی لعنت ہے، اللہ اس سے نہ نفل قبول کرے گا نہ فرض۔

[18] جو کسی قوم کی تعداد بڑھائے، وہ انہی میں سے ہے جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہی میں سے ہے یعنی کفار یا فساق یا صلحاء سے لباس وغیرہ

[19] بتوں کی گندگی سے بچو، اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور تیروں کی فال یہ سب گندے اور شیطانی کام ہیں ان سے بچو تاکہ تم خلاصی پاؤ۔

[20] اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ''اس سے زیادہ گمراہ کون آدمی ہے جو ان کو پکارے جو اس کو قیامت تک بھی جواب نہ دے سکیں اور وہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہیں'' اور فرمایا، ''اللہ کے سوائے ان چیزوں کو مت پکار، جو نہ تجھے نفع دے سکیں اور نہ نقصان پہنچا سکیں۔ اگر تو نے ایسا کیا تو ظالموں سے ہو جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ میری امت کے کچھ قبیلے مشرکوں سے نہ مل جائیں اور کچھ قبیلے میری امت کے بتوں کی پوجا نہ کرنے لگیں۔

فتاوی نذیریہ

جلد01